اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

تعارف، کارکردگی اور طریقہ کار

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

63

ہندوستان میں اجتماعی طریقہ پر جدید شرعی مسائل
کے حل کا معتبر ادارہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

تعارف، کارکردگی اور طریقہ کار

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

۱۶۱-ایف جوگابائی، پوسٹ بکس نمبر ۹۷۴۶، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵

فون/فیکس: 011-26981779,26982583

ای میل: ifa@vsnl.net

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين
وعلى آله وأصحابه أجمعين۔

ا- قیام اوراس کا پس منظر

کوئی بھی فقہ یا قانون اپنی حرکیت سے ہی زندہ رہتا ہے، زندگی کی حرارت اور حرکت کسی بھی زندہ قانون میں نمایاں ہوتی ہے، بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ قانون کی تطبیق بہت نازک اور ذمہ داری کا کام ہے، فقہ اسلامی کی پائیداری اور حالات اور زمانہ کی تبدیلیوں کے باوجود انسانی زندگی میں انضباط پیدا کرنے اور صحیح رہنمائی دینے کی بھرپور صلاحیت دراصل ان اصولی احکام کی رہین منت ہے، جنہیں فقہاء نے کتاب وسنت سے مستنبط کیا ہے اور ہر عہد میں اس عہد کے حالات کو سامنے رکھ کر احکام فقہیہ کی تطبیق کا نازک فریضہ انجام دیا ہے۔

ایک زمانہ تھا جب ایسی جامع شخصیتیں موجود تھیں جو کتاب وسنت، فقہاء کے اجتماعی اقوال، قیاس کے اصول ومبادی اور استنباط کے طریقوں پر حاوی تھیں، شریعت کے عمومی مصالح اور قانون شریعت کے اغراض ومقاصد پر ان کی نگاہ تھی اور وہ زمانہ شناس بھی تھے، لہذا انہوں نے اپنے عہد میں اپنی صلاحیتوں کا استعمال کیا اور ورع وتقوی کے ساتھ مقاصد شرع اور قوانین دین پر مضبوط گرفت رکھتے ہوئے اپنے وقت کی مشکلات کا حل نکالا، ان اصحاب افتاء بزرگوں کا فتوی سکۂ رائج الوقت کی طرح مسلم معاشرہ میں قبول عام اختیار کرتا رہا۔

موجودہ حالات یہ ہیں کہ معاشرے میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، سائنس وٹکنالوجی

کی ترقی نے نئے افق پیدا کئے ہیں، دنیا ایک چھوٹی سی بستی بن گئی ہے، معاشی اور اقتصادی امور میں نئی ترقیات نے نئے مسائل کھڑے کئے ہیں، جو لوگ اسلام پر چلنا چاہتے ہیں اور شریعت کو اپنی معاشرت، تجارت اور زندگی کے دوسرے میدانوں میں معیار ہدایت قرار دے کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں، ان کے ذہن میں ایسے سیکڑوں سوالات پیدا ہو رہے ہیں، جن کے بارے میں وہ علماء واصحاب افتاء کی طرف رجوع کرتے ہیں اور رہنمائی کے طالب ہوتے ہیں۔ دوسری طرف ایسی جامع شخصیتوں کا فقدان ہو گیا جو علم و تحقیق کی بنیاد پر ان مسائل کو حل کر سکیں اور جن کا تنہا فتوی بھی مسلم معاشرہ میں قابل قبول ہو۔

اس لئے ضرورت تھی کہ اجتماعی فکر کی بنیاد ڈالی جائے اور علماء واصحاب دانش باہمی تبادلہ خیال کے ذریعہ ان مسائل کا ایسا حل نکالیں جو اصول شرع سے ہم آہنگ ہو اور فکری شذوذ سے پاک ہو۔ اس اجتماعی غور وفکر کی مثالیں ہمیں عہد صحابہ میں اور اس کے بعد بھی ملتی ہیں، یہی وہ مقصد تھا جس کے لئے ''اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)'' کی تشکیل عمل میں آئی، جس میں ایک طرف حکم شرعی کی تطبیق کے لئے محقق علماء اور ارباب افتاء کی تحقیق سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور دوسری طرف صورت مسئلہ کی توضیح وتشریح کے سلسلہ میں میڈیکل سائنس، معاشیات، سماجیات اور نفسیات کے ماہرین کی معلومات سے استفادہ کیا جاتا ہے، خوشی کی بات یہ ہے کہ اکیڈمی کے فیصلوں کی روح شریعت سے ہم آہنگی اور توازن واعتدال کی وجہ سے اب اس علمی اور تحقیقی عمل کی آواز بازگشت ہندوستان سے باہر بھی سنی جانے لگی ہے۔

۲- اغراض ومقاصد

اکیڈمی کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہیں:

۱- قرآن وسنت، صحابہ کرام اور علماء سلف کے طریقے اور مقاصد شریعت کے اصول وضوابط کے مطابق شرعی نقطہ نظر سے موجودہ عہد کی اقتصادی، معاشرتی، سیاسی اور صنعتی مشکلات کا حل تلاش کرنا۔

۲- فقہ اسلامی کے مصادر، اس کے قواعد وکلیات اور فقہی نظریات وتعبیرات کی تشریح وتاویل

اور موجودہ دور کے مطابق اسے منطبق کرنا۔

۳-فقہ اسلامی کو جدید اسلوب میں پیش کرنا۔

۴-عصری تقاضوں اور ضروریات وحاجات کی روشنی میں فقہی موضوعات کی تحقیق ودراسہ کا کام انجام دینا۔

۵-معاصر محققین وعلماء اور جدید مسائل وقضایا میں معتمد کردار ادا کرنے والے دینی اداروں کی آراء وفتاوی کا حصول، پھر اس طور پر اس کی اشاعت کرنا کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان اس سے خاطر خواہ طور پر مستفید ہوسکیں۔

۶-ملک و بیرون ملک جہاں بھی فقہی و تحقیقی ادارے قائم ہیں، ان سے رابطہ رکھنا، علمی معلومات وخیالات کا تبادلہ کرنا، پھر ان علماء یا ان کے معتمد اداروں کے مطبوعہ یا غیر مطبوعہ فتاوی وقضایا کو حسب ضرورت وافادیت علماء ہند تک پہنچانا، تاکہ ان سے استفادہ کا دائرہ وسیع ہوسکے۔

۷-زندگی کے مختلف شعبوں میں علمائے ہند کے فتاوی اور آراء کو جمع کرنا اور حسب ضرورت انہیں عربی اور انگریزی وغیرہ میں منتقل کرنا تاکہ ان کا نقطہ نظر دوسرے اہل علم تک بھی پہنچ سکے۔

۸-مستشرقین اور دوسرے لوگوں کی جانب سے اسلام کے قوانین واحکام کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں، ان کا ازالہ کرنا اور اس سلسلہ میں صحیح نقطہ نظر پیش کرنا۔

۹-علماء اور خاص کر ممتاز نوجوان فضلاء کی حوصلہ افزائی کرنا، تاکہ ان کے اندر بھی تحقیق وجستجو کا جذبہ پروان چڑھے اور تجربہ کار علماء کے ساتھ ان کا اجتماع رکھنا تاکہ وہ ان کے علم وتجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔

۱۰-مختلف فقہی موضوعات اور فقہی کتب کا انڈیکس تیار کرنا۔

۱۱-فقہی مخطوطات جواب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئے ہیں پر تحقیق وتعلیق کا کام کرانا اور انہیں شائع کرنا۔

۱۲-دینی جامعات ومعاہد کے طلبہ اور فارغین کو ضروری و بنیادی عصری علوم سے آگاہ

کرنے کا انتظام کرنا، نیز عصری جامعات وکلیات سے وابستہ طلبہ وفارغین کے لئے اس بات کا انتظام کرنا کہ وہ قانون شریعت کے اصول ومبادی اور عقل وفطرت سے اس کی مطابقت کو جان سکیں، تاکہ ایسی شخصیتیں تیار ہوں جو شرعی علوم وفنون سے بھی مناسبت رکھتی ہوں اور دوسری طرف زمانہ کے تقاضوں اور ضروریات سے بھی آگاہ ہوں۔

۳-علمی کاوشیں

اکیڈمی نے اپنے انیس سالہ علمی سفر میں علمی وفکری سطح پر نمایاں خدمات انجام دی ہیں، جن میں معاصر فقہی لٹریچر کا اردو ترجمہ، جدید مسائل پر فقہی مناقشہ ومذاکرہ کی مجالس کا انعقاد، فقہی نظریات کا مطالعہ اور غور وفکر کا نیا منہج پیش کرنے کی کوششیں قابل ذکر ہیں، ان علمی کاموں میں فقہی سمیناروں کا انعقاد بھی ہے، چنانچہ اکیڈمی نے اب تک اٹھارہ سمینار منعقد کئے ہیں، جن میں مجموعی اعتبار سے تقریبا ۸۰ سے زائد موضوعات زیر بحث آئے ہیں، جو زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں، جن کی تفصیل آگے آئے گی۔

☆ فقہی سمینار اور اس کا طریقہ کار

اکیڈمی کا نئے مسائل پر غور وفکر کرنے کا ایک امتیازی نہج ہے اور تحقیق کے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد فیصلے کئے جاتے ہیں؟ یہ قابل توجہ ہے، اس سلسلہ میں سب سے پہلا مرحلہ سمینار کے لئے زیر بحث آنے والے موضوعات کے انتخاب کا ہوتا ہے، اس کے لئے سمینار میں شریک ہونے والے حضرات سے آئندہ سمینار کے موضوعات کے لئے تحریری رائے لی جاتی ہے، اب تک مختلف سمیناروں میں جو آراء آئی ہیں، ان کی مکمل فہرست مرتب کردی گئی ہے، اکیڈمی کی مجلس علمی بھی عنوانات کے سلسلہ میں اپنا مشورہ پیش کرتی ہے، جس میں پورے ملک سے ممتاز اہل قلم اور اہل علم شامل ہوتے ہیں، پھر مجلس انتظامیہ ان تمام آراء کو سامنے رکھ کر اور عالمی اور ملکی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آئندہ سمینار کے لئے موضوعات کا انتخاب کرتی ہے، کوشش کی جاتی ہے کہ یہ موضوعات مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق ہوں اور موجودہ حالات وضروریات سے زیادہ مطابقت رکھنے والے ہوں۔

اب اس موضوع سے متعلق قابل بحث نکات پر مشتمل سوالنامہ اکیڈمی کے سکریٹریز میں سے کوئی ایک مرتب کرتا ہے، پھر جنرل سکریٹری اس سوالنامہ کو مزید منقح اور واضح کرنے کی کوشش کرتا ہے، سوالنامہ کی تیاری میں جدید علوم کے ماہرین سے بھی حسب ضرورت معاملات کے حصول کے لئے تبادلہ خیال کیا جاتا ہے، پھر یہ سوالنامہ ملک و بیرون ملک کے فقہاء وارباب افتاء اور اسکالرس کے پاس بھیجا جاتا ہے، اور اگر سوال کا تعلق کسی سائنسی ایجاد، یا سماجی و معاشی مسئلہ سے ہو تو اس کے علمی اور سائنسی پہلو پر ان شعبوں کے ماہرین سے مقالات لکھوائے جاتے ہیں اور یہ مقالات اگر انگریزی میں ہوں تو ان کا اردو ترجمہ کرایا جاتا ہے اور یہ بھی علماء وارباب افتاء کے پاس بھیجا جاتا ہے، تاکہ صورت مسئلہ پوری طرح واضح ہو جائے اور وہ اس کی تفصیلات سے واقف ہو جائیں، ہندوستان میں اہل سنت کے تمام مکاتب فکر سے متعلق اہم درس گاہوں کے ارباب افتاء، نیز ان تمام شخصیتوں کے نام فقہی سمینار کا دعوت نامہ بھیجا جاتا ہے، جو تصنیف و تالیف، تدریس و قضاء یا کسی اور جہت سے فقہ سے مربوط ہوں۔

اہل علم کی طرف سے جو مقالات آتے ہیں، ان کی بڑی تعداد ہوتی ہے، اس لئے اکیڈمی ان مقالات کی اس طرح تلخیص کرتی ہے کہ ہر مسئلہ میں تمام مقالہ نگاروں کی رائے آجائے، اگر اتفاق ہو تو متفقہ رائے اور اختلاف ہو تو اختلاف رائے کا اظہار کیا جاتا ہے، مقالہ نگاروں نے کتاب وسنت سے جو استدلال اور فقہاء کی عبارتوں سے جو استشہاد کیا ہو، اختصار کے ساتھ اس کا بھی ذکر ہوتا ہے، اس تلخیص کو شرکاء کے درمیان سمینار کے موقع پر تقسیم کر دیا جاتا ہے، تاکہ انہیں بحث کرنے میں سہولت ہو۔

پھر موضوع کے مختلف پہلوؤں کے لئے مقالات کی معنوی کیفیت کو سامنے رکھتے ہوئے مقالہ نگاروں ہی میں سے "عارض" مقرر کیا جاتا ہے، اس پہلو سے متعلق تمام مقالات کی فوٹو کاپی انہیں فراہم کی جاتی ہے، وہ ان مقالات میں پیش کردہ نقاط نظر کو مرتب کرتے ہیں اور جو دلائل آئے ہیں ان کی روشنی میں اپنی ترجیحی رائے کا ذکر کرتے ہیں، اب شرکاء سمینار خود اپنی تحقیق و مطالعہ، مقالات کی تلخیص اور عارض کی بحث کو سامنے رکھتے ہوئے اظہار خیال کرتے ہیں۔ تمام ہی شرکاء کو بحث میں حصہ

لینے کی اجازت حاصل ہوتی ہے، اور اس کے لئے خاصا وقت دیا جاتا ہے، یہ بحث ریکارڈ کے ذریعہ ٹیپ بھی کی جاتی ہے اور ایک صاحب علم کو اس کام کے لئے متعین کیا جاتا ہے کہ وہ مباحثہ کے دوران آنے والے تمام نکات کو نوٹ کرتے جائیں، اللہ تعالی کا شکر ہے کہ یہ پوری بحث نہایت سنجیدہ اور پرامن ماحول میں حق اور سچائی کو حاصل کرنے کے جذبہ سے باہمی احترام کی رعایت کے ساتھ ہوتی ہے، اور اختلاف رائے کی وجہ سے کبھی کوئی ناخوشگواری پیدا نہیں ہوتی۔

اس موقع سے صورت مسئلہ کو واضح کرنے کی ذمہ داری ماہرین کو دی جاتی ہے اور اس کے لئے زیر بحث موضوع کی مناسبت سے چند ماہرین بھی سمینار میں شریک ہوتے ہیں، اور موضوع سے متعلق ان کی معلومات کی فراہمی، مسائل کی تنقیح اور ان سے بحث ومباحثہ کے بعد شرکاء سمینار کو کسی نتیجہ تک پہنچنے میں سہولت اور مدد ملتی ہے، بحث مکمل ہونے کے بعد اس مسئلہ پر تجویز مرتب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنادی جاتی ہے، اس کمیٹی کے انتخاب میں اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ یا تو انہوں نے اس موضوع پر بہتر مقالہ لکھا ہو یا نمایاں طور پر بحث میں حصہ لیا ہو، یا ان کو فتوی نویسی کا قدیم تجربہ ہو، اگر بحث کے دوران اتفاق رائے نہیں ہوسکا تو کمیٹی میں دونوں آراء کے حامل نمائندہ افراد کو شامل کیا جاتا ہے، اب یہ کمیٹی مقالات اور بحث کے دوران آنے والے نکات کو سامنے رکھتے ہوئے مزید تبادلہ خیال کے بعد تجویز کو سمینار کے مندوبین کی عمومی مجلس میں پیش کرتی ہے اور بعض اوقات اس مرحلہ میں بھی جزوی ترمیمات کی جاتی ہیں، جس تجویز پر اتفاق ہوا ہے، اسے متفقہ حیثیت سے ذکر کیا جاتا ہے، جس میں شرکاء کی غالب ترین اکثریت کی ایک رائے ہو اور ایک دو اشخاص کو اختلاف ہو، ان میں پہلی رائے کا بحیثیت تجویز ذکر کرتے ہوئے اختلاف رکھنے والے حضرات کے نام کے اظہار کے ساتھ ان کا نقطہ نظر بھی ذکر کردیا جاتا ہے، اور اگر دونوں نقاط نظر کے حاملین کی مناسب تعداد ہو تو تجویز میں اختلاف رائے کا ذکر کرتے ہوئے دونوں نقاط نظر کو مساویانہ حیثیت سے بیان کیا جاتا ہے، اور ہر رائے کے قائلین میں معروف، نمایاں اور اہم شخصیتوں کا بھی ذکر کردیا جاتا ہے، اور جس طرح تجاویز سمینار میں

پیش کی جاتی ہیں، بعینہ اسی طرح اسے طبع کیا جاتا ہے۔

یہ ہے اکیڈمی کا وہ محتاط، منصفانہ اور شورائی طریقہ غور وفکر جو احکام شرعیہ کے حل کرنے میں اختیار کیا جاتا ہے، اسی لئے ہمیشہ اس اکیڈمی کو اکابر علماء ہند کی شفقت وعنایت حاصل رہی ہے۔

فقہی سمیناروں و پروگراموں میں شرکت کرنے والی چند اہم بیرونی شخصیات

ان سمیناروں میں ہندوستان اور بیرون ہند سے اہم ترین علمی وفقہی شخصیتیں شریک ہوتی رہی ہیں، اکیڈمی کے سرپرستان حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ، حضرت مولانا ابوسعود صاحبؒ کے علاوہ موجودہ سرپرستان (حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب، حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب، اور حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب) اور ذمہ داران تو ان سمیناروں میں شریک ہوتے ہی ہیں، لیکن ان کے علاوہ ملک کے تمام علاقوں اور اداروں سے نمائندہ شخصیتیں بھی شرکت کرتی رہی ہیں، ان سمیناروں میں بیرون ملک سے جو شخصیات شریک ہوئی ہیں، ان میں سے کچھ اہم نام یہ ہیں:

ڈاکٹر انس زرقاء (سعودی عرب)، ڈاکٹر عبدالرحمٰن عقیل (سعودی عرب)، شیخ محمد عبدالعزیز الوزیری (سعودی عرب)، ڈاکٹر مسفر قحطانی (سعودی عرب)، ڈاکٹر محمد حبیب بن الخوجہ (سعودی عرب)، ڈاکٹر عبدالمحسن محمد عثمان (کویت)، ڈاکٹر سعود عصفور (کویت)، ڈاکٹر خالد عبداللہ المذکور (کویت)، شیخ احمد محمد سالم (کویت)، شیخ خالد مصطفیٰ خلیفی (کویت)، شیخ بدر سلیمان سنین (کویت)، ڈاکٹر رواس قلعہ جی (کویت)، ڈاکٹر محمد عبدالغفار شریف (کویت)، ڈاکٹر صلاح الدین سلطان (بحرین)، ڈاکٹر حسین الجبیورتی (بحرین)، ڈاکٹر وہبہ مصطفیٰ زحیلی (شام)، ڈاکٹر محمد محروس المدرس (عراق)، ڈاکٹر مروان محروس المدرس (عراق)، ڈاکٹر جمال الدین عطیہ (مصر)، ڈاکٹر علی جمعہ (مصر)، شیخ عمر والوردانی (مصر)، شیخ ڈاکٹر انور محمد الشلمی (مصر)، شیخ اسماعیل کاظم عیساوی (شارقہ)، شیخ محمد محمود عبداللہ آل محمود (قطر)، ڈاکٹر عبداللہ بن عمر البکری (قطر)، شیخ احمد بن محمد غانم آل ثانی (قطر)، شیخ محمد محمود عبداللہ المحمود (قطر)، شیخ عبدالعزیز بن سلیمان (قطر)، شیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ آل محمود (قطر)،

شیخ محمد حسن ولد دودو (موریتانیہ)، ڈاکٹر نور الدین خادمی (تیونس)، ڈاکٹر عبد المجید سوسوہ (یمن)، ڈاکٹر عمر حسن کاسولے (برونائی)، ڈاکٹر طہٰ جابر علوانی (امریکہ)، شیخ عبد القادر عارفی (ایران)، مفتی عبد الحمید (ایران)، مفتی عبد الرحمٰن (بنگلہ دیش)، مولانا یعقوب اسماعیل منشی (برطانیہ)، مولانا محمد تقی عثمانی (پاکستان)، مولانا محمد رفیع عثمانی (پاکستان)۔

سمیناروں میں اداروں اور تنظیموں کی نمائندگی

ہندوستان سے جن اداروں سے مربوط علماء، ارباب افتاء اور محققین سمینار میں شریک ہوتے رہے ہیں اور اب بھی شریک ہوتے ہیں ان میں سے چند اہم نام یہ ہیں:

دار العلوم دیوبند، دار العلوم وقف دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور، مظاہر العلوم وقف سہارنپور، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ، امارت شرعیہ آندھرا پردیش، امارت شرعیہ آسام، امارت شرعیہ کرناٹک، جماعت اسلامی ہند، جمعیۃ العلماء ہند، جمعیۃ اہل حدیث ہند، جامعہ دار السلام عمر آباد، المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء (پھلواری شریف، پٹنہ)، جامعۃ الفلاح اعظم گڑھ، جامعہ اشرفیہ مبارکپور، جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد، جامعہ مفتاح العلوم مئو، دار العلوم مئو، جامعہ تعلیم الدین مئو، جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات، دار العلوم ماٹلی والا بھروچ، دار العلوم کنتھاریہ بھروچ، جامعہ فلاح دارین ترکیسر گجرات، جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ، جامعہ علوم القرآن جمبوسر، جامعہ اسلامیہ اکل کوا، مہاراشٹرا، جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ، مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڑھ، مدرسہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڑھ، جامعہ نظامیہ حیدر آباد، دار العلوم حیدر آباد، دار العلوم سبیل السلام حیدر آباد، دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور، جامعہ الباقیات الصالحات ویلور، مدرسہ رحیمیہ مہدیان دہلی، مدرسہ امینیہ کشمیری گیٹ دہلی، جامعہ دار السلام مالیر کوٹلہ پنجاب، جامعۃ الہدایہ جے پور، معہد ملت مالیگاؤں، جامعہ کاشف العلوم اورنگ آباد، دار العلوم تاج المساجد بھوپال، دار العلوم امدادیہ ممبئی، جامعہ اسلامیہ بھٹکل، جامعہ سلفیہ بنارس، جامعہ ابن تیمیہ چمپارن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، المعہد العالی الاسلامی حیدر آباد، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی،

ممبئی یونیورسٹی، ہمدرد یونیورسٹی، جامعہ عثمانیہ (حیدرآباد) دارالعلوم مہذب پور اعظم گڑھ، جامعہ اسلامیہ مظفر پور اعظم گڑھ، احیاء العلوم مبارکپور اعظم گڑھ وغیرہ۔

فقہی سمینار - ایک نظر میں

سمینار	تاریخ	مقام	موضوعات
پہلا	۱-۳/اپریل ۱۹۸۹	نئی دہلی	اعضاء کی پیوندکاری، برتھ کنٹرول، پگڑی
دوسرا	۸-۱۱/دسمبر ۱۹۸۹	نئی دہلی	کرنسی نوٹ، بینک انٹرسٹ، تجارتی سود
تیسرا	۸-۱۱/جون ۱۹۹۰	بنگلور	اسلامی بنکاری، مرابحہ، حقوق کی بیع
چوتھا	۹-۱۲/اگست ۱۹۹۱	حیدرآباد	دوملکوں کی کرنسیوں کا تبادلہ، انشورنس، اسلامی بینکنگ
پانچواں	۳۰/اکتوبر تا ۲/نومبر ۱۹۹۲	اعظم گڑھ	زکوۃ سے متعلق جدید مسائل، ایک اہم مصرف: فی سبیل اللہ
چھٹا	۳۱/دسمبر ۱۹۹۳ تا ۳/جنوری ۱۹۹۴	عمرآباد	اسلام کا نظام عشر وخراج، اراضی ہند کی شرعی حیثیت
ساتواں	۳۰/دسمبر ۱۹۹۴ تا ۲/جنوری ۱۹۹۵	بھروچ، گجرات	مشینی ذبیحہ، رؤیت ہلال، احکام شرعیہ میں ضرورت وحاجت کی رعایت
آٹھواں	۲۲-۲۴/اکتوبر ۱۹۹۵	علی گڑھ	طبی اخلاقیات، نکاح میں شرط کا حکم، احکام شرعیہ اور عرف وعادت
نواں	۱۱-۱۴/اکتوبر ۱۹۹۶	جے پور	مچھلیوں کی تجارت، قبضہ سے پہلے خرید وفروخت، شیئرز، اوقات سحر راجستھان
دسواں	۲۴-۲۷/اکتوبر ۱۹۹۷	ممبئی	اوقاف، حج وعمرہ، قسطوں پر خرید وفروخت، کلوننگ، اتحاد امت
گیارہواں	۱۷-۱۹/اپریل ۱۹۹۹	پٹنہ	کفاءت، نکاح میں ولی کے اختیارات، احادیث ضعیفہ کا حکم
بارہواں	۱۱-۱۴/فروری ۲۰۰۰	بستی	انٹرنیٹ، نشہ کی طلاق، اختلافات ائمہ کی شرعی حیثیت

تیرہواں	۱۲-۱۶/اپریل ۲۰۰۱	ملیح آباد	انقلاب ماہیت، اموال زکوۃ کی سرمایہ کاری، جبری شادی، جدید ذرائع ابلاغ
چودہواں	۲۰-۲۲/جون ۲۰۰۴	حیدرآباد	مسلم وغیر مسلم تعلقات، اسلام اور امن عالم، جلاٹین، الکحل
پندرہواں	۱۱-۱۳/مارچ ۲۰۰۶	میسور	جنیٹک ٹسٹ، میڈیکل انشورنس، بینک سے جاری ہونے والے کارڈ، ڈی این اے ٹسٹ
سولہواں	۳۰/مارچ تا ۲/اپریل ۲۰۰۷	اعظم گڑھ	رمی جمار کا مسئلہ، مصنوعی آلہ تنفس، یوتھنیزیا، نیٹ ورک مارکیٹنگ
سترہواں	۵ تا ۷/اپریل ۲۰۰۸ء	برہان پور	ماحولیات کا تحفظ، تعلیم گاہوں میں جنسی تعلیم، روزہ میں جدید طریقہ علاج کا استعمال، مسافت سفر کا آغاز، جائے ملازمت کا حکم
اٹھارہواں	۲۸/فروری - ۲/مارچ ۲۰۰۹ء	مدورائی	قیدیوں کے حقوق، تعلیمی قرض، خواتین کی ملازمت، پلاسٹک سرجری
انیسواں	۱۲-۱۵/فروری ۲۰۱۰ء	بانسوٹ	غیر مسلم ممالک میں عدالت کے ذریعہ طلاق، کاروبار میں والد کے ساتھ اولاد کی شرکت، ایام قربانی میں کس مقام کا اعتبار ہوگا، سونے اور چاندی کا نصاب، تورق کا مسئلہ، موجودہ کرنسی کی شرعی حیثیت۔

فضلاء مدارس کی علمی وفکری تربیت

اکیڈمی کے منشور میں یہ بھی شامل ہے کہ نوجوان فضلاء کی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے، چنانچہ ۱۹۹۲ء میں غازی آباد (اترپردیش) میں، ۱۹۹۳ء میں بستی (اترپردیش)، اور پھر غازی آباد (اترپردیش) میں، اور ۲۰۰۰ء میں دیوبند میں سہ روزہ اور پانچ روزہ تربیتی کیمپ منعقد کئے گئے، جن میں بڑی تعداد میں دینی مدارس کے منتہی طلباء اور جدید فضلاء نے شرکت کی، ان تربیتی اجتماعات میں جہاں فقہ اور اصول فقہ سے تعلق رکھنے والے علماء نے اصول فقہ کے موضوع پر اہم محاضرات

دیئے، وہیں جدید علوم کے ماہرین (خاص طور پر پروفیسر نجم الحسن صاحب، جناب مقبول احمد سراج صاحب، پروفیسر اقبال احمد انصاری صاحب، ڈاکٹر رحمت علی صاحب، ڈاکٹر اوصاف احمد صاحب، جناب عبدالرحیم قریشی صاحب وغیرہم) نے بھی عصری موضوعات پر محاضرے دیئے، ۲۰۰۰ء میں "وقف اور اس کو ثمر آور کرنے کی صورتیں" کے موضوع پر دینی مدارس کے طلباء کا مسابقہ رکھا گیا، اس مسابقہ میں چالیس طلباء شریک ہوئے۔ ان تمام پروگراموں میں حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ، مولانا عتیق احمد بستوی، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مفتی نسیم احمد قاسمیؒ وغیرہم بطور خاص مسلسل شریک رہے اور تمام پروگراموں کی افادیت اور مقصدیت میں معنوی و علمی اضافہ کیا۔ ایک عرصہ کے بعد اکیڈمی نے اس سلسلہ کا دوبارہ آغاز کیا اور نئے اقتصادی مسائل و نظام پر المعہد العالی، پھلواری شریف پٹنہ میں جون (۲۰۰۷ء) میں اقتصادی محاضرات کا اہتمام کیا گیا۔

دوسالہ تربیتی کورس

جدید فضلاء مدارس کے لئے اکیڈمی نے تربیتی پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے باصلاحیت فضلاء کے لئے دوسالہ تربیتی کورس شروع کیا تھا، انٹرویو کے ذریعہ منتخب ہونے والے ان طلباء کو قیام و طعام کی تمام سہولیات کے علاوہ اسکالرشپ (وظیفہ) بھی دیئے گئے، دوسالہ کورس کے دوران انہیں مختلف موضوعات پر مطالعہ و تحقیق اور نئے مسائل کے حل کی تلاش و جستجو کی فکر دی گئی۔

جدید فقہی موضوعات پر ورکشاپ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) نے شروع سے اس بات کی کوشش کی ہے کہ جن اصولی مسائل سے نئے مسائل کا حل متعلق ہو، ان کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اور اہل علم کے درمیان ان پر بحث و مناقشہ ہو، اسی پس منظر میں اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) نے مقاصد شریعت پر ورکشاپ کا سلسلہ شروع کیا تاکہ ذہین نوجوان علماء اور اصحاب افتاء مقاصد شریعت پر موجود فقہی سرمایہ و ذخیرہ سے واقف ہوں، ان پر تحقیقی نظر ڈالیں، بحث مناقشہ کے ذریعہ اس موضوع کے مختلف مسائل اور گوشوں کو نکھارنے

کی کوشش کریں اور تشنہ تحقیق پہلوؤں پر بحث و تحقیق کا عزم و ارادہ کریں۔

چنانچہ اکیڈمی اب تک مقاصد شریعت، عربی زبان کی تعلیم کے جدید طریقے اور وسائل نیز جدید طبی مسائل، اسلامی اور قانون میں آزادی کا تصور، دینی مدارس میں اسلامی اقتصادیات کی تعلیم، اسلامی مدارس میں فقہ کی تدریس کے مناہج جیسے متنوع موضوعات پر متعدد ورکشاپ منعقد کرچکی ہے جن میں ہندو بیرون ہند کے علماء اور اصحاب تحقیق بحیثیت محاضر شریک ہوئے۔ اور ہندوستان کے مختلف مدارس و جامعات کے نوجوان فضلاء و علماء نے ان میں شرکت کی اور استفادہ کیا۔

فقہی وتربیتی ورکشاپ - ایک نظر میں

فقہی ورکشاپ	مقام	تاریخ	موضوع
پہلا	نئی دہلی	۲۱-۲۵/دسمبر ۲۰۰۳	مقاصد شریعت
دوسرا	نئی دہلی	۱۹-۲۴/نومبر ۲۰۰۵	تربیتی کیمپ
تیسرا	نئی دہلی	۱-۴/دسمبر ۲۰۰۵	مقاصد شریعت
چوتھا	نئی دہلی	۸-۱۲/دسمبر ۲۰۰۶	مقاصد شریعت
پانچواں	حیدرآباد	۳-۴/فروری ۲۰۰۷	جدید طبی مسائل
چھٹا	لکھنؤ	۱۵-۱۶/مئی ۲۰۰۷	جدید طبی مسائل
ساتواں	کالی کٹ	۲۷-۳۰/جون ۲۰۰۷	فقہ الأقلیات
آٹھواں	پٹنہ	۷-۸/جولائی ۲۰۰۷	جدید طبی مسائل
نواں	پٹنہ	۲۲-۲۴ جولائی/۲۰۰۷	مقاصد شریعت
دسواں	اعظم گڑھ	۲۵-۲۷/جولائی ۲۰۰۷	مقاصد شریعت
گیارہواں	عمرآباد	۲۹/جولائی ۲۰۰۷	مقاصد شریعت

بارہواں	شانتاپورم (کیرالہ)	۳۰-۳۱/جولائی ۲۰۰۷	مقاصد شریعت
تیرہواں	حیدرآباد	یکم اگست/۲۰۰۷	مقاصد شریعت
چودہواں	نئی دہلی	۱۹-۲۳/مئی ۲۰۰۸	عربی زبان کی تعلیم
پندرہواں	دیوبند	۲۳-۲۶/جون ۲۰۰۸	مقاصد شریعت
سولہواں	لکھنؤ	۲۸-۳۰/جون ۲۰۰۸	مقاصد شریعت
سترہواں	حیدرآباد	۵-۸/نومبر ۲۰۰۹ء	اصول فقہ اسلامی

دیگر علمی فکری پروگرام-ایک نظر میں

پروگرام	مقام	تاریخ	موضوع
پہلا	نئی دہلی	۱۹/نومبر ۲۰۰۶ء	تصور آزادی اور اسلامی قانون
دوسرا	نئی دہلی	۲۵-۲۶/اپریل ۲۰۰۹ء	دینی مدارس میں اسلامی مالیات کی تعلیم
تیسرا	علی گڑھ	۲۵/جولائی ۲۰۰۹ء	اسلام میں خواتین کے حقوق
چوتھا	نئی دہلی	۲۳/اکتوبر ۲۰۰۹ء	رسم اجراء موسوعہ فقہیہ
پانچواں	نئی دہلی	۲۴-۲۵/اکتوبر ۲۰۰۹ء	ہندوستانی مسلمانوں کی معاشی ترقی-امکانات اور مواقع
چھٹا	دیوبند	۲۶-۲۷/دسمبر ۲۰۰۹ء	دینی مدارس میں فقہ اسلامی کی تعلیم-مناہج اور طریقہ کار
ساتواں	نئی دہلی	۲-۳/جنوری ۲۰۱۰ء	اقلیتوں کے حقوق اور اسلام فوبیا-آزادی کے حدود

موسوعہ فقہیہ کا اردو ترجمہ

۱۹۶۷ء میں وزارت اوقاف کویت نے فقہ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا تیار کرانے کا عظیم الشان منصوبہ ترتیب دیا، جس کے لئے عالم اسلام کے ممتاز فقہاء کی خدمات حاصل کی گئیں، اس انسائیکلوپیڈیا میں تیرہویں صدی ہجری تک کے پورے فقہی ذخیرہ کو جدید اسلوب میں اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ چاروں مذاہب کے دلائل کو سمیٹتے اور سموتے ہوئے ہر مسلک کے اقوال و دلائل اسی مسلک کی مشہور کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں، حوالہ جات اور احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے، ہر جلد کے آخر میں سوانحی ضمیمہ بھی ہے، جس میں اس جلد میں مذکور فقہاء کے مختصر سوانحی خاکے درج ہیں، اس موسوعہ میں فقہ اسلامی کی تمام معلومات ومسائل کو حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ موسوعاتی اسلوب میں یکجا کر دیا گیا ہے۔

یہ موسوعہ پینتالیس جلدوں پر مشتمل ہے جس کے اردو زبان میں مکمل ترجمے کا کام اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) نے انجام دیا ہے، ترجمہ کا یہ کام نہایت ہی اہتمام کے ساتھ کیا گیا ہے، الحمد للہ موسوعہ فقہیہ (اردو) کی طباعت کا کام شروع ہو چکا ہے اسی سلسلہ میں رسم اجراء کی تقریب بھی انجام پائی، اور اب تک چار جلدیں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں، ترجمہ کہ مختلف مراحل رہے، سب سے پہلے اردو اور عربی دونوں زبانوں پر قدرت رکھنے والے اہل علم سے اردو میں ترجمہ کرایا گیا، پھر اصحاب علم سے اس ترجمہ پر نظر ثانی کرائی گئی، اور حرفاً حرفاً اصل اور ترجمہ کو ملا کر دیکھا گیا، اور اصل ماخذ سے بھی مراجعت کی گئی، پھر تیسرا مرحلہ نظر نہائی (فائنل ریڈنگ) کا ہے، نظر نہائی کا کام ایک سے زیادہ اہل علم حضرات نے مل کر انجام دیا، اس کے بعد یہ ترجمہ کویت کی وزارت اوقاف کو بھیجا گیا، وہاں علماء کی کمیٹی نے اس کا دوبارہ دقت نظر کے ساتھ جائزہ لیا اور اپنے ملاحظات بھیجے، پھر اس کی روشنی میں آخری مرحلہ کی ترمیمات کی گئیں، نیز کمپوزنگ اور تصحیح کا کام بھی بہت ہی اہتمام کے ساتھ انجام دیا گیا۔

اہم فقہی کتابوں کے ترجمے

اہم فقہی کتابوں نیز مختلف فقہی اکیڈمیوں کے فیصلوں کومختلف زبانوں میں (اردو، عربی، انگریزی، فارسی، ہندی، ملیالم، تمل اور دوسری زبانوں میں) ترجمہ کراکر شائع کرنا بھی اکیڈمی کے اہم مقاصد میں شامل ہے، ذیل میں ان کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے ترجمے کرائے گئے:

۱-عربی سے اردو

۱-فقہ اسلامی کی نظریہ سازی (تنظير الفقه الاسلامي :ڈاکٹر جمال الدین عطیہ)

۲-اسلامی شریعت کا عمومی نظریہ (النظرية العامة للشريعة الإسلامية : ڈاکٹر جمال الدین عطیہ)

۳-بدلتے حالات کے تقاضے اور فقہ اسلامی (فقه النوازل:محمد عبدالغفار الشریف)

۴-اسلام اور دیگر تہذیبیں (الإسلام والحضارات الأخرى :ڈاکٹر طہ جابر علوانی)

۵-مقاصد شریعت، عصری تناظر میں (مقاصد الشريعة في المنظور المعاصر: ڈاکٹر جمال الدین عطیہ)

۶-اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے (قرارات مجمع الفقه الإسلامي الدولي بجدة)

۷-مکہ فقہ اکیڈمی کے فقہی فیصلے (القرارات الفقهية للمجمع الفقهي الإسلامي بمكة المكرمة)

۸-جدید فقہی مطالعات میں منہجی بحران (الأزمة المنهجية في الدراسات الفقهيه الحديثة :محمد كمال امام)

۹-یورپین افتاء کونسل کے فقہی فیصلے (قرارات المجلس الأوروبي للإفتاء والبحوث)

۱۰-تفقہ کے تقاضے اور ہم (فقه الأولويات: ڈاکٹر یوسف قرضاوی)

مزید برآں اکیڈمی نے دیگر علمی اداروں کی حسب ذیل کتابوں کا بھی اردو ترجمہ کیا:

۱-نظریہ مقاصد امام شاطبی کے نزدیک (نظرية المقاصد عند الامام الشاطبی :احمد الريسونی)۔

۲-امام شاطبی کے ذکر کردہ مقاصدی قواعد ایک تجزیاتی مطالعہ (قواعد المقاصد عند الامام الشاطبی :عبدالرحمٰن ابراہیم الکیلانی)۔

۳-نظریہ مقاصد امام محمد طاہر بن عاشور کے نزدیک (نظرية المقاصد عند الامام محمد طاهر بن عاشور: اسماعیل الحسنی)

۴-شریعت کے مقاصد عامہ (المقاصد العامة: یوسف حامد العالم)

۵-فقہ الاقلیات تعارف، تجزیہ اور حل (نحو فقه جديد للأقليات: ڈاکٹر جمال الدین عطیہ محمد)

۶-فقہ الاقلیات (فقه الاقليات : ڈاکٹر صلاح الدین سلطان)

۷-الحکمۃ ضالۃ المؤمن (ڈاکٹر طہ جابر العلوانی)

۸-اصول فقہ اسلامی (ڈاکٹر طہ جابر العلوانی)

۲-اردو سے عربی

۱-التذكية وأنواعها (ذبح کے شرعی مسائل)

۲-الإجبار على الزواج (لڑکی کو رشتہ نکاح کے سلسلہ میں مجبور کرنا)

۳-المسلم و الآخر (مسلم وغیر مسلم تعلقات)

۴-الإرهاب و السلام العالمی (امن عالم اور اسلام)

۵-الوقف (اوقاف سے متعلق نئے مسائل)

۶-نظام القضاء الإسلامي (اسلامی عدالت: حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ)

۷-دراسات علمية

۸-دور الوقف في التنمية

۹-اجتماعی اجتہاد (الاجتهاد الجماعي: مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

۱۰-بحوث فقہیہ (عرب علماء کے مقالات)

۱۱-فتاوی معاصرة

۳-اردو سے انگریزی

۱-Contemporary Medical Issues (جدید طبی مسائل)

۲-Aids (ایڈز)

۳-Clonning (کلوننگ)

۴-Islamic Concept of Animal Slaughter (مشینی ذبیحہ)

۵-Islam and Inter Community (مسلم غیر مسلم تعلقات)

۶-Juristic Decisions (اہم فقہی فیصلے)

۷-Interest Free Banking (غیر سودی بنکاری)

۸-Use of Internet (انٹرنیٹ)

۹-World Peace and Islam (امن عالم اور اسلام)

۱۰-Islamic Banking (اسلامک بینکنگ)

۴-اردو سے ہندی

۱-جبری نکاح

۲-اہم فقہی فیصلے

۳-ولایت نکاح

۴-مسلم غیر مسلم تعلقات

۱۰-تفقہ کے تقاضے اور ہم (فقه الأولويات: ڈاکٹر یوسف قرضاوی)

مزید برآں اکیڈمی نے دیگر علمی اداروں کی حسب ذیل کتابوں کا بھی اردو ترجمہ کیا:

۱-نظریہ مقاصد امام شاطبی کے نزدیک (نظرية المقاصد عند الامام الشاطبی :احمد الریسونی)۔

۲-امام شاطبی کے ذکر کردہ مقاصدی قواعد ایک تجزیاتی مطالعہ (قواعد المقاصد عند الامام الشاطبی :عبدالرحمٰن ابراہیم الکیلانی)۔

۳-نظریہ مقاصد امام محمد طاہر بن عاشور کے نزدیک (نظرية المقاصد عند الامام محمد طاهر بن عاشور: اسماعیل الحسنی)

۴-شریعت کے مقاصد عامہ (المقاصد العامة: یوسف حامد العالم)

۵-فقہ الاقلیات تعارف، تجزیہ اور حل (نحو فقه جديد للأقليات: ڈاکٹر جمال الدین عطیہ محمد)

۶-فقہ الاقلیات (فقه الاقلیات: ڈاکٹر صلاح الدین سلطان)

۷-الحکمۃ ضالۃ المؤمن (ڈاکٹر طہ جابر العلوانی)

۸-اصول فقہ اسلامی (ڈاکٹر طہ جابر العلوانی)

۲-اردو سے عربی

۱-التذكية وأنواعها (ذبح کے شرعی مسائل)

۲-الإجبار على الزواج (لڑکی کو رشتہ نکاح کے سلسلہ میں مجبور کرنا)

۳-المسلم و الآخر (مسلم وغیر مسلم تعلقات)

۴-الإرهاب و السلام العالمی (امن عالم اور اسلام)

۵-الوقف (اوقاف سے متعلق نئے مسائل)

۶-نظام القضاء الإسلامی (اسلامی عدالت: حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ)

۷-دراسات علمیة

۸-دور الوقف فی التنمیة

۹-اجتماعی اجتہاد(الاجتهاد الجماعی : مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

۱۰-بحوث فقہیہ (عرب علماء کے مقالات)

۱۱-فتاوی معاصرة

۳-اردو سے انگریزی

۱-Contemporary Medical Issues (جدید طبی مسائل)

۲-Aids (ایڈز)

۳-Clonning (کلوننگ)

۴-Islamic Concept of Animal Slaughter (مشینی ذبیحہ)

۵-Islam and Inter Community (مسلم غیر مسلم تعلقات)

۶-Juristic Decisions (اہم فقہی فیصلے)

۷-Interest Free Banking (غیر سودی بنکاری)

۸-Use of Internet (انٹرنیٹ)

۹-World Peace and Islam (امن عالم اور اسلام)

۱۰-Islamic Banking (اسلامک بینکنگ)

۴-اردو سے ہندی

۱-جبری نکاح

۲-اہم فقہی فیصلے

۳-ولایت نکاح

۴-مسلم غیر مسلم تعلقات

۵-نکاح میں شرط

۵-اردو سے فارسی

ا-اہم فقہی فیصلے

۶-اردو سے ملیالم

ا-اہم فقہی فیصلے

۶-اردو سے تمل:

ا-اہم فقہی فیصلے وغیرہ

فقہی مخطوطات کی تحقیق واشاعت

اکیڈمی نے اپنے منصوبہ کے تحت مخطوطات کے علمی ذخیرہ کو بھی تحقیق کے بعد منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے، چنانچہ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی تحقیق کے ساتھ علامہ محمد بن اسماعیل اشفورقانی کی ''صنوان القضاء وعنوان الافتاء'' چار جلدوں میں کویت سے طبع ہو چکی ہے، اس کے علاوہ علامہ ظہیرالدین مرغینانی کے مخطوطہ ''مختارات النوازل'' پر تحقیق وتعلیق کا کام کیا گیا، جس کی پہلی جلد شائع ہو چکی ہے، اور بقیہ تین جلدیں عنقریب ہی شائع کی جائیں گی۔

فقہی مجلات کی ایڈیٹنگ واشاعت

اکیڈمی مختلف فقہی سمیناروں کے مقالات کو مجموعہ کی شکل دے کر اسے شائع کرنے کا اہتمام کرتی رہی ہے، اب ایک اہم کام اکیڈمی کے ذمہ یہ تھا کہ ان ''مجلات'' کی دوبارہ ایڈیٹنگ ہو اور نئے سرے سے اس کی اشاعت کا کام ہو، خدا کا شکر ہے کہ اب تک بحیثیت مجموعی ۲۶ مجلّات طبع ہو چکے ہیں، اس وقت خاص طور سے کوشش کی جا رہی ہے کہ جو مجلّات پہلے طبع ہوئے اور اب دستیاب نہیں

ہیں، انہیں دوبارہ شائع کیا جائے، اور جواب تک طبع نہیں ہوسکے ہیں، انہیں بھی جلد سے جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائے، چنانچہ تقریباً تمام سمیناروں کے مقالات کی کمپوزنگ مکمل ہوچکی ہے، ایڈیٹنگ اور پروف ریڈنگ کا عمل جاری ہے، امید ہے کہ ایک سال اندر یہ پورا ذخیرہ ۵۰ جلدوں میں مرتب ہوکر منظر عام پر آجائے گا۔

اکیڈمی کی مطبوعات میں ایک اہم کتاب حضرت مولانا مفتی نظام الدین اعظمیؒ (سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند) کی ''منتخبات نظام الفتاوی'' ہے، اس کی چاروں جلدوں کی ازسرنو کمپوزنگ کرائی گئی ہے، پروف ریڈنگ بھی پوری ہوچکی ہے، البتہ حوالہ جات اور عربی عبارتوں کے مقارنہ نیا تخریج کا کام چل رہا ہے۔

اکیڈمی کی تجاویز اردو، عربی اور مختلف زبانوں میں شائع ہوتی رہی ہیں اور منظور کردہ تجاویز کا اضافہ بھی ہوتا رہا ہے، لوگوں کی آسانی کے لئے ان تجاویز کو ابواب فقہیہ کی ترتیب پر'' نئے مسائل اور اسلامک فقہ اکیڈمی کے فیصلے'' کے عنوان سے مرتب کرکے بھی شائع کیا گیا ہے، جس کی اہل علم کے حلقہ میں بڑی پذیرائی ہوئی ہے۔

مطبوعات - ایک نظر میں

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	زبان
۱-	الوقف	۳۳۵	عربی
۲-	بحوث فقہیہ	۳۸۱	''
۳-	دراسات علمیہ وفقہیہ	۲۳۹	''
۴-	الارہاب والسلام العالمی	۱۱۹	''
۵-	المسلم مع غیرہ	۲۳۱	''

۶-	الاجبار علی الزواج	۱۶۰	عربی
۷-	التزکیۃ وانواعہا	۱۸۲	"
۸-	مختارات النوازل	۵۰۰	"
۹-	الذبائح	۲۴۷	"
۱۰-	فتاوی معاصرہ	۷۲	"
۱۱-	قرارات فقہیہ	۱۹۹	"
۱۲-	Contemporary Medical Issues	۲۸۶	انگریزی
۱۳-	Aids	۶۴	"
۱۴-	Clonning	۸۷	"
۱۵-	Islamic Concept of Animal Slaughter	۶۹	"
۱۶-	Juristic Decisions	۲۸۲	"
۱۷-	Islam & Inter Community	۳۴	"
۱۸-	World Peace and Islam	۴۶۰	"
۱۹-	Interest Free Banking	۴۲۳	"
۲۰-	Sale & Purchase	۱۸۵	"
۲۱-	Internet	۳۷۰	"
۲۲-	Islamic Banking	۵۰۰	"
۲۳-	ضرورت وحاجت	۵۶۸	اردو
۲۴-	طبی اخلاقیات اور اطباء کے فرائض	۴۸۸	"
۲۵-	اشتراط فی النکاح	۷۵	"
۲۶-	اوقاف	۵۶۴	"
۲۷-	ولایت نکاح	۴۴۱	"
۲۸-	بیع بالتقسیط	۳۷۷	"

۲۹-	حج وعمرہ	۵۸۴	اردو
۳۰-	جدید تجارتی شکلیں	۴۳۶	"
۳۱-	شیئرز اور کمپنی	۴۸۰	"
۳۲-	منتخبات نظام الفتاوی (اول)	۴۲۲	"
۳۳-	منتخبات نظام الفتاوی (دوم)	۴۲۶	"
۳۴-	الربا	۲۹۵	"
۳۵-	کلوننگ	۸۰	"
۳۶-	مکہ فقہ اکیڈمی کے فقہی فیصلے	۲۷۸	"
۳۷-	جدہ اکیڈمی کے شرعی فیصلے	۴۲۴	"
۳۸-	اسلامی شریعت کا عمومی نظریہ	۳۵۰	"
۳۹-	فقہ اسلامی کی نظریہ سازی	۲۵۳	"
۴۰-	اجتماعی اجتہاد	۶۸	"
۴۱-	فقہ اسلامی کے اصول	۷۳	"
۴۲-	جدید فقہی مطالعات میں منہجی بحران	۳۵	"
۴۳-	مقاصد شریعت عصری تناظر میں	۱۱۰	"
۴۴-	مقاصد شریعت	۵۲۱	"
۴۵-	اسلام اور دیگر تہذیبیں	۱۱۸	"
۴۶-	بدلتے حالات کے تقاضے اور فقہ اسلامی	۴۰	"
۴۷-	عصر حاضر کے فقہی مسائل	۲۲۰	"
۴۸-	جبری شادی کا شرعی حکم	۲۲۱	"
۴۹-	ذبیحہ کے شرعی احکام	۶۸	"
۵۰-	انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ	۴۳۴	"
۵۲-	فتاوی قاضی	۲۴۵	"

۵۳-	مباحث فقہیہ	۶۵۱	اردو
۵۴-	فقہ الاولویات	۲۸	”
۵۵-	ہندوستان میں غیر سودی بینکاری	۴۲	”
۵۶-	نئے مسائل اور اسلامک فقہ اکیڈمی کے فیصلے	۱۸۰	”
۵۷-	شرح اصطلاحات بینکاری	۹۴	”
۵۸-	مجلّہ فقہ اسلامی (اول)	۴۰۴	”
۵۹-	مجلّہ فقہ اسلامی (دوم)	۵۷۵	”
۶۰-	مجلّہ فقہ اسلامی (سوم)	۶۹۶	”
۶۱-	مجلّہ فقہ اسلامی (چہارم)	۶۰۴	”
۶۲-	مجلّہ فقہ اسلامی (پنجم-الف)	۵۱۷	”
۶۳-	مجلّہ فقہ اسلامی (پنجم-ب)	۹۵۸	”
۶۴-	مجلّہ فقہ اسلامی (ششم-الف)	۵۰۰	”
۶۵-	مجلّہ فقہ اسلامی (ششم-ب)	۵۵۰	”
۶۶-	قتل بہ جذبۂ رحم اور دماغی موت-فقہ اسلامی کی روشنی میں	۵۹۵	”
۶۷-	نیٹ مارکٹنگ-شرعی نقطہ نظر	۲۹۵	”
۶۸-	رمی جمار کے اوقات اور منیٰ میں شب گذاری-موجودہ حالات کے پس منظر میں	۴۰۴	”
۶۹-	مسافت سفر کا آغاز-ایک اہم شرعی مسئلہ	۳۸۴	”
۷۰-	نواقض صوم سے متعلق نئے مسائل	۶۹۸	”
۸۰-	وطن اصلی اور وطن اقامت کے شرعی احکام	۴۰۹	”
۸۱-	احکام شرعیہ میں تبدیلی حقیقت کے اثرات	۵۴۱	”
۸۲-	بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈز	۳۱۵	”
۸۳-	موجودہ اہم سماجی مسائل کے حل کے لئے وقف کی اہمیت اور طریقہ کار	۱۶۰	”

۸۴-	ڈی این اے ٹسٹ اور جنیٹک سائنس سے متعلق شرعی مسائل	۴۶۷	اردو
۸۵-	میڈیکل انشورنس- فقہ اسلامی کی روشنی میں	۲۵۰	"
۸۶-	مچھلی کی خرید وفروخت-فقہ اسلامی کی روشنی میں	۴۰۰	"
۸۷-	غیر سودی بینکاری-ضرورت اور طریقہ کار	۵۹۴	"
۸۸-	زکوۃ کے نئے مسائل	۵۷۱	"
۸۹-	عشر وخراج-عصر حاضر کے چند اہم مسائل	۶۳۱	"
۹۰-	غیر مسلم ممالک میں آباد مسلمانوں کے مسائل	۶۴۰	"
۹۱-	امن عالم اور اسلام	۴۵۶	"
۹۲-	قیدیوں کے حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں		"
۹۳-	خواتین کی ملازمت اور اسلامی تعلیمات		"
۹۴-	تعلیم کے لئے قرض کا حصول اور اسلامی نقطہ نظر	۳۳۲	"
۹۵-	پلاسٹک سرجری فقہ اسلامی کی روشنی میں		"
۹۶-	نئے مسائل اور اسلامک فقہ اکیڈمی کے فیصلے	۱۰۰	فارسی
۹۷-	"	۹۵	ہندی
۹۸-	"	۱۰۰	ملیالم
۹۹-	"	۱۷۶	تمل

۴-لائبریری

پانچ ہزار کتابوں پر مشتمل اکیڈمی کی لائبریری میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، فقہ مقاصد، فقہ مقارن، فتاوی، لغات، تاریخ، سیرت وسوانح کے مراجع کی اہم کتابوں کے علاوہ فقہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی سے متعلق قیمتی کتابیں موجود ہیں۔

۵-ویب سائٹ

عمومی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اکیڈمی نے انٹرنیٹ پر ایک ویب سائٹ بنا رکھی ہے،

جس میں سمیناروں کے اہم فیصلے اور اکیڈمی سے شائع ہونے والی علمی وفقہی اور دستاویزی کتابوں کے علاوہ دیگر اہم تفصیلات وسرگرمیاں موجود ہیں۔

ویب سائٹ اس طرح ہے:www.ifa-india.org

۶-کیلنڈر اور سی ڈیز

اکیڈمی تین سالوں سے لگاتار اپنے کلینڈر شائع کر رہی ہے، آج کل کلینڈر جہاں تاریخ معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں، وہیں اداروں کے تعارف کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے، چنانچہ اکیڈمی کا کلینڈر طباعت پذیر ہوا اور اپنی معنویت اور دیدہ زیبی کی وجہ سے بہت پسند کیا گیا۔

آج کل نشر واشاعت کا اہم ذریعہ سی ڈیز بھی ہیں، چنانچہ اکیڈمی کے تمام پروگراموں، یعنی سمیناروں اور دوسرے اجتماعات پر مشتمل سی ڈیز تیار کی گئی ہیں، انشاء اللہ آئندہ اکیڈمی کی مطبوعات کو بھی اسی طرح سی ڈیز کے ذریعہ اہل علم کے لئے قابل استفادہ بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

۷-زائرین اور اسکالرس کی آمد

ہند و بیرون ہند (سعودی عربیہ، کویت، متحدہ عرب امارات، قطر، عراق، ایران، پاکستان، بنگلہ دیش، مصر، شام، اردن، برطانیہ، برونائی، بحرین، یمن) کے علماء، فقہاء اور ارباب دانش نے اکیڈمی کے مختلف علمی پروگراموں میں شرکت کی اور علماء اکیڈمی سے علمی وفکری گفتگو کی، اکیڈمی کی کارکردگی کا بغور معائنہ کیا اور یہاں کی جاری سرگرمیوں پر نہ صرف اطمینان کا اظہار کیا بلکہ اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیا، اسی طرح ملک و بیرون ملک کی مختلف یونیورسٹیز بالخصوص امریکہ، برطانیہ، نیدرلینڈ، جرمنی، آسٹریلیا، فرانس وغیرہ سے ریسرچ اسکالرز اور ماہرین قانون، اساتذہ، اسلامی قوانین کے موضوع پر تحقیق کرنے اور تبادلہ خیال کے لئے مسلسل آتے رہتے ہیں، جن کی اکیڈمی مسلسل رہنمائی کرتی ہے۔

۸-ذمہ داران اکیڈمی کی بیرون ہند علمی وفکری وفقہی سمیناروں میں شرکت

ذمہ داران اکیڈمی کی اب تک مکہ اکیڈمی، جدہ اکیڈمی کے سمیناروں کے علاوہ تقریبا ۳۰ بیرونی سمیناروں میں علمی شرکت ہوچکی ہے۔

۹-اکیڈمی کا ذکر-عرب علماء کی کتابوں میں

☆ مدینہ یونیورسٹی کلیۃ الشریعۃ کے استاذ ڈاکٹر محمد بن حسین الجیزانی نے اپنی کتاب ''فقہ النوازل'' (جو ۴ جلدوں میں ہے) میں اکیڈمی کے تجاویز وفیصلے کا اہمیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

☆ اسی طرح ڈاکٹر خالد حسین الخالد نے اپنی کتاب ''الاجتہاد الجماعی فی الفقہ الاسلامی'' (جو ڈاکٹریٹ کی سند کے لئے ان کا تحقیقی مقالہ ہے) میں اکیڈمی کی تجاویز کا تفصیلاً تذکرہ کیا ہے۔

☆ نیز ڈاکٹر احمد السبیعی نے بھی اکیڈمی کے فیصلوں کو اپنے ایم اے کے سندی تحقیقی مقالہ میں جگہ دی ہے۔

۱۰-مختلف بین الاقوامی اداروں اور یونیورسٹیوں کے ساتھ علمی معاہدات

اکیڈمی نے عالم اسلام اور عالم عرب کی مختلف جامعات اور تحقیقی اداروں سے علمی کاموں میں تعاون وتحقیق اور مطالعات نیز تبادلہ معلومات وکتب کے لئے باقاعدہ معاہدہ کیا ہے۔

۱۱-اکیڈمی-اکابر علماء کی نظر میں

''اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)'' ایک ایسا ادارہ اور تنظیم ہے، جس پر ہندوستانی مسلمانوں بالخصوص علماء اور دینی غیرت وفکر رکھنے والے مسلمانوں کو فخر اور فخر سے زیادہ شکر کرنے کا حق حاصل ہے، یہ ایک خالص تعمیری وفکری، علمی اور فقہی تنظیم اور اجتماعیت ہے، جس میں ملک کے ممتاز، صحیح العقیدہ وصحیح الفکر اور وسیع العلم علماء اور کارکن شامل ہیں''۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

(سابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ و ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

''میری زندگی کا یہ دوسرا موقع ہے کہ مجھے انتہائی فرحت و مسرت کا احساس ہو رہا ہے، آپ کا یہ اجتماع اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ سب لوگ امت کے مسائل سے پریشان ہیں، نئے مسائل پر غور و فکر کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے اور ہندوستان میں اس طرح کا یہ پہلا اجتماع ہے، میں مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب کو اس اہم اجلاس کے بلانے پر مبارکباد دیتا ہوں''۔

حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ

(سابق جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ و امیر شریعت بہار واڑیسہ وجھارکھنڈ)

''مجمع الفقہ الاسلامی ایک اسلامی ادارہ ہے، جو معاصر مسائل اور اہم مشکلات پر غور اور کتاب و سنت کی روشنی میں ان کے حل کے میدان میں پچھلے انیس برسوں سے عظیم خدمات انجام دے رہا ہے، ہندوستان کا عظیم ادارہ دارالعلوم دیوبند (وقف) اکیڈمی کی خدمات اور کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرتا ہے''۔

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی

(مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند)

''اکیڈمی اپنے قیام ہی کے وقت سے علمی وفکری سرمایہ کو عام کرنے میں کوشاں رہی ہے، فقہی میدان کے ماہرین و متخصصین کے علمی و فکری ابحاث کو بھی اکیڈمی نے منصۂ شہود پر لایا ہے، نیز اکیڈمی ایک سہ ماہی مجلّہ بھی شائع کرتی ہے، جس میں اہم فقہی مسائل پر بحث و مناقشہ ہوتا ہے، مزید یہ کہ اکیڈمی نے اب تک کئی سمینار بھی منعقد کئے ہیں''۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی (صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ)

''اکیڈمی نے فقہی تحقیقات اور تہذیبی مشکلات کے حل کی تلاش کے میدان میں بہت وسیع سرگرمیاں انجام دی ہیں، فقہی اجتماعات و سمیناروں میں دنیا کے تمام حصوں سے علماء فقہ اسلامی شریک

ہوئے، اور علم وفقہ اور تحقیق کی روشنی میں بہت سارے مشکلات ومسائل کے حل تک رسائی حاصل کی۔ میں اس فقہی اکیڈمی کو مسلمانانِ عالم کی سخت ترین ضرورت تصور کرتا ہوں''۔

مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی

(ایڈیٹر، البعث الاسلامی، مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

''اکیڈمی ایک اہم ادارہ ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور جدید عہد کی مشکلات اور فقہی مسائل کو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل کرنے کے لئے ہندوستان میں قائم ہے، مختلف مکاتب فکر کے علماء وفقہاء کو ایک اسٹیج پر جمع کرنے کا سہرا اکیڈمی کے ہی سر ہے''۔

مولانا کاکا سعید احمد عمری

(جامعہ دارالسلام، عمرآباد، تمل ناڈو)

''قدیم وجدید اہل علم کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہوئی، ایک دوسرے سے علمی استفادہ ہوا، جدید مسائل میں نئے ڈھنگ سے غور وفکر کا جذبہ پیدا ہوا، وقت کے تقاضوں کے لحاظ سے اکیڈمی کا قیام نہایت ضروری اور مفید ہے''۔

مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی

(مفتی دارالعلوم دیوبند)

''یہ فقہ اکیڈمی وقت کی اہم ضرورت ہے، یہ احسن اور مبارک کوشش ہے، ہم خیر مقدم کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہم مکمل تعاون کریں گے، یہ کام اگرچہ ریاض اور تفکر کا طالب ہے لیکن امید ہے کہ علماء کرام کتاب وسنت سے رہنمائی کریں گے اور اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے گا''۔

مولانا سراج الحسن

(سابق امیر جماعت اسلامی ہند)

''اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) ہندوستانی مسلم سماج کی ضروریات کی تکمیل کر رہی ہے، اور انہیں نئی مشکلات کے اسلامی حل کی راہ بتا رہی ہے، اس کے مقاصد قابل تعریف ہیں اور اس کی سرگرمیاں ہمت افزا ہیں''۔

جناب عبدالرحیم قریشی (ایڈوکیٹ)

(اسسٹنٹ جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ، صدر مجلس تعمیر ملت)

''مجمع الفقہ الاسلامی الہند ایک اسلامی علمی ادارہ ہے، جو کئی برسوں سے ہندوستانی مسلم اقلیت کو درپیش مشکلات کے لئے شعور اور اجتماعی غور وفکر کی روح بیدار کرنے اور علماء کرام کی کاوشوں کو یکجا کرنے کی خاطر سنجیدگی وتسلسل کے ساتھ اپنے کام میں مصروف ہے، اکیڈمی سے وابستہ علماء کرام، محنت، تقوی اور پرہیزگاری میں معروف ہیں''۔

ڈاکٹر طہ جابر فیاض علوانی

(سابق صدر المعہد العالمی للفکر الاسلامی، امریکہ)

''اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) مختلف میدانوں میں جو اہم کارنامہ انجام دے رہی ہے، اس پر اپنے گہرے جذبات افتخار کا اظہار میرے لئے باعث سعادت ہے، صحیح اسلامی رہنمائی، اجتماعی غور و فکر کی روح پیدا کرنا اور ہندوستان کی مسلم اقلیت کو درپیش مشکلات کے مناسب حل کی تلاش اکیڈمی کے کاموں میں شامل ہے''۔

ڈاکٹر محمد حبیب بن الخوجہ

(سابق سکریٹری جنرل مجمع الفقہ الاسلامی الدولی، جدہ)

''مجمع الفقہ الاسلامی الہند کا قیام برصغیر ہند وغیرہ میں ایک ممتاز اسلامی تہذیبی علامت کی حیثیت رکھتا ہے، اسلامی، علمی اور اتحادی خدمت کی انجام دہی میں اکیڈمی ہمہ تن مصروف ہے''۔

ڈاکٹر وہبہ مصطفیٰ زحیلی (دمشق)

''معاصر مسائل کی جانب علماء کرام کی توجہ، ان کے فہم اور ان کے حل کی کوشش ایک عظیم قدم ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا، اور امت کی حقیقی صورت حال سے علماء کرام کا ربط رہے گا''۔

ڈاکٹر جمال الدین عطیہ (مصر)

''اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)'' ایک معروف ادارہ ہے، اکیڈمی کے ذمہ داران اور اس سے وابستہ افراد نہایت ہی خلوص کے ساتھ اکیڈمی کے مقاصد کی انجام دہی میں مصروف ہیں، ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں کے بے شمار مسائل کے حل کے لئے ہمہ دم کوشاں وسرگرداں ہیں۔

اکیڈمی نے اب تک علمی، فقہی، تربیتی اور ثقافتی موضوعات پر مختلف زبانوں میں ۷۰ سے زائد کتابیں شائع کی ہیں اور سولہ فقہی سمینار بھی منعقد کئے ہیں، نیز فقہی انسائیکلو پیڈیا (الموسوعة الفقهيه) کو اردو میں منتقل کرنے کا کام بھی بخوبی انجام دیا ہے۔

ہم اہل خیر حضرات سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس جدید اسلامی وفقہی عمارت کی پائیداری میں ہمیشہ شریک وسہیم ہوں گے، کیونکہ اکیڈمی زمانہ کی ضروریات اور اس کے قضایا ومسائل کو حل کرنے اور اسلام کی بنیاد کو مستحکم کرنے میں ہمہ وقت مصروف عمل ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ان کے اعمال صالحہ کو قبول فرمائے، اور اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے، آمین''۔

ڈاکٹر عبد الحمید احمد ابو سلیمان

(صدر المعهد العالمی للفکر الاسلامی)

''میں کھلے دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ ''اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا'' کی خدمات عظیم ہیں، اس کی حیثیت ہندوستان میں جدید مسائل کے حل کے سلسلہ میں مرجع کی ہے، تقریباً ۱۹ سالوں سے اکیڈمی مسلسل شرعی مسائل کے حل کے لئے کوشاں وسرگرداں ہے، ہندوستان کے باکمال علماء وفقہاء کا

اسے بھر پور تعاون حاصل ہے۔

اکیڈمی کا علمی میدان وسیع وعریض ہے، ایک طرف تحقیق ودراسہ کا کام ہے، تو دوسری طرف نوجوان فضلاء کی فکری وعلمی تربیت ہے، الغرض تمام جہتوں میں اکیڈمی کی کوششیں قابل صدستائش ہیں۔

اللہ تعالی قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ صاحب کو غریق رحمت کرے، انہوں نے ایک ایسی اکیڈمی کی بنیاد ڈالی جو آج اپنی افادیت میں اپنی مثال آپ ہے، وزارت اوقاف سے شائع شدہ ''فقہی انسائیکلوپیڈیا'' (الموسوعۃ الفقہیہ) کا اردو ترجمہ بھی اکیڈمی کے ذمہ ہے اور وہ اسے بحسن وخوبی انجام دے رہی ہے۔

الحمدللہ اس کے بعض سمیناروں میں مجھے شرکت کا موقع ملا، میں نے برصغیر میں ہوئے سمیناروں میں اسے سب سے بہتر اور مفید پایا، میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ اکیڈمی کے علمی امور کی بہتات ہے، جہاں اسے اہل خیر کے تعاون کی ضرورت ہے، تاکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت بہتر طور پر انجام دے سکے۔

یہاں یہ تذکرہ بے جانہ ہوگا کہ کویت کے علماء، فقہاء، ارباب دانش، اساتذہ وشیوخ اور وہاں کے ملی ودینی اداروں سے اکیڈمی کے گہرے روابط ہیں۔

ڈاکٹر خالد عبداللہ المذکور (کویت)

''اسلامک فقہ اکیڈمی نے انیس سال قبل اپنا مبارک سفر شروع کیا اور ان انیس سالوں میں انسانی زندگی کے جدید مسائل میں فقہی وعلمی رہنمائی کے سلسلہ میں اہم رول ادا کیا، کیونکہ اسلام کو ہمیشہ نت نئے مسائل سے سابقہ ہے اور اس کے حل کے لئے ان جیسے اداروں کی اشد ضرورت ہے، اجتماعی غور وفکر، نئے مسائل کا حل اور مختلف مکاتب فکر کے درمیان اختلاف کے باوجود اسلامی وحدت اکیڈمی کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔

۱۹۸۹ء سے ۲۰۰۷ء تک اکیڈمی کے ۱۶ ر سمینار منعقد ہو چکے ہیں، جن میں ۷۰ سے زائد

جدید اور اہم قضایا پر غور وفکر کے بعد اجتماعی فیصلے کئے گئے، اکیڈمی کے اہم فیصلوں میں ''اسلام اور امن عالم، انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال، اعضاء کی پیوند کاری'' وغیرہ شامل ہیں، نیز موسوعہ فقہیہ کی ۴۵ جلدوں کا ترجمہ بھی اکیڈمی کا فائق کارنامہ ہے۔

ہم اکیڈمی کی سرگرمیوں اور اس کے نہج کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں کہ ملت کی اس عظیم خدمت کو لوگ توجہ کی نگاہ سے دیکھیں''۔

ڈاکٹر علی جمعہ (مفتی اعظم، جمہوریہ مصر)

''اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) مسلمانوں کے جدید اور پیش آمدہ مسائل کے حل کا بہترین ادارہ ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اکیڈمی کی ترقی اور کامیابی میں اس کے ذمہ داران وکارکنان کا وافر حصہ ہے، یہ ادارہ مسلمانوں کے اندر علمی، فکری اور عملی صلاح وخیر پیدا کرنے میں کامیاب ہے''۔

شیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عقیل (سعودی عربیہ)

''اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) ہندوستان میں علماء وفقہاء کے درمیان وحدت واتصال اور اجتماعی اجتہاد کی راہ میں موثر کردار ادا کر رہی ہے، امید ہے کہ اس کی کاوشیں بارآور ہوں گی اور مسلمانوں کے اپنے ملی مسائل اجتماعی طور پر حل کئے جائیں گے۔

ڈاکٹر جمال برزنجی (نائب صدر المعہد العالمی للفکر الاسلامی، امریکہ)

''میرے لئے عز وشرف کی بات ہے کہ اللہ نے مجھے اکیڈمی کے بانیوں سے ملنے کا موقع دیا، جس کا قیام ہندوستان کے علماء کبار کی نگرانی میں ۱۹۸۹ء میں ہوا، میرا یقین ہے کہ یہ اکیڈمی ہندوستان میں مختلف شعبوں میں خدمات کے تعلق سے یگانہ ویکتا ہے، اکیڈمی کے ذمہ داروں کا ساتھ اور ہر ممکن تعاون ہمارا مذہبی فریضہ ہے''۔

ڈاکٹر عبداللہ بن ابراہیم المسفر (سعودی عربیہ)

''اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) ہندوستان میں عمومی اسلامی نظریات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے، نیز علماء وفقہاء کے آپسی تعلقات کو مستحکم کرنا، اجتماعی اجتہاد کی کوشش کرنا اور نئے مسائل کا حتی الامکان حل تلاش کرنا اس کے ایجنڈے میں شامل ہے''۔

ڈاکٹر فتحی ملکاوی (المعہد العالمی للفکر الاسلامی، اردن)

''اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) اس زندہ دور میں ہندوستان کے مسلمانوں کے پیش آمدہ مسائل وقضایا کے حل کی عمدہ تصویر ہے، میں اہل خیر حضرات سے گذارش کرتا ہوں کہ اکیڈمی کی مادی ومعنوی ضرورتوں کی تکمیل میں تعاون علی البر کریں تا کہ اس کی یہ پیش قدمی جاری وساری رہے''۔

ڈاکٹر محمد عمر چھابرا (سعودی عربیہ)

''آج اس محفل میں شرکت کرنے کے بعد ہندوستان کے علماء اور علم وفضل کے پیکر حضرات سے ملاقات کر کے اس بات کا اندازہ ہو رہا ہے کہ انہوں نے ''اکیڈمی'' کو قائم کر کے کتنا بڑا کارنامہ انجام دیا ہے، اکیڈمی کے اغراض ومقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ اس اکیڈمی کا قیام جناب نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد کی تعمیل ہے''۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی ابن مفتی محمد شفیع عثمانی، پاکستان

''مجھے بے انتہا مسرت بھی ہے اور کسی قدر حسرت بھی، مسرت اس بات کی کہ ہندوستان کے علماء کرام نے وہ عظیم الشان کام شروع کیا ہے، جس کی پورے عالم کو اور اقلیت والے ملکوں کو شدید ضرورت ہے اور حسرت یہ ہے کہ ہم پاکستان میں ہونے کے باوجود منظم اور بڑے پیمانے پر یہ کام شروع نہیں کر سکے، فقہ اکیڈمی نے بڑا اہم قدم اٹھایا ہے، مدت سے اس کا انتظار تھا''۔

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، پاکستان

۱۱- ذمہ داران اکیڈمی

سرپرستان:

۱- حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

۲- حضرت مولانا محمد سالم قاسمی

۳- حضرت مولانا سید نظام الدین قاسمی

صدر:

حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی

نائبین صدر:

۱- حضرت مولانا محمد برہان الدین سنبھلی قاسمی

۲- حضرت مولانا بدر الحسن قاسمی

۳- حضرت مولانا مفتی اشرف علی باقوی

۴- حضرت مولانا محمد نعمت اللہ اعظمی

۵- حضرت مولانا عبد الاحد ازہری

جنرل سکریٹری:

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی قاسمی

سکریٹری برائے علمی امور

حضرت مولانا عتیق احمد بستوی قاسمی

سکریٹری برائے سمینار

حضرت مولانا عبید اللہ اسعدی قاسمی

سکریٹری برائے تنظیمی امور

امین عثمانی

ارکان

۱- جناب ڈاکٹر محمد منظور عالم

۲- حضرت مولانا زبیر احمد قاسمی

۳- حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی

۴- حضرت مولانا مفتی احمد دیولوی

۵- حضرت مولانا محمد قاسم مظفرپوری قاسمی

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) کی خوش بختی ہے کہ اسے شروع سے ہی اکابر علماء، فقہاء اور اصحاب نظر کی سرپرستی حاصل رہی ہے، اور اکیڈمی ان کے زیر سایہ ہر آن ترقی پذیر ہے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ، حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ، حضرت مولانا مفتی ابوسعود باقویؒ اور حضرت مولانا مفتی نظام الدین اعظمیؒ اکیڈمی کے سابق سرپرستان تھے۔ اب اس وقت اکیڈمی کو **حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی** (صدر، آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ، ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)، **حضرت مولانا محمد سالم قاسمی** (مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند)، اور **حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب** (جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ، امیر شریعت بہار واڑیسہ وجھارکھنڈ) کی سرپرستی حاصل ہے۔

اکیڈمی کے ٹرسٹیز کی کل تعداد ۱۷ ہے، ان میں ایک صدر، چار نائبین صدر، ایک جنرل سکریٹری، تین سکریٹریز اور بقیہ ارکان ہیں۔

☆☆☆

63

ISLAMIC FIQAH ACADEMY (INDIA)
Post Box No. 9746, 161-F, Joga Bai,
Jamia Nagar, New Delhi - 110025
Tel/Fax : 26981779, 26983728, Email : ifa@vsnl.net